



## سوال

(682) امتحان میں کامیاب ہونے کی صورت میں جانور ذبح...

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میں نے امتحان سے پہلے ایک دن یہ نذرمانی تھی کہ اگر میں چھٹی جماعت سے پاس ہو کر ساتویں جماعت میں چلا گیا تو ایک جانور ذبح کروں گا۔ میں کامیاب تو ہو گیا لیکن پہلے مرحلے میں نہیں (بلکہ) دوسرے مرحلے میں تو کیا اس صورت میں بھی مجھے جانور ذبح کرنا چاہیے یا نہیں؟ اس بات کو چار سال ہو گئے ہیں اور میں نے ابھی تک نذر کو پورا نہیں کیا۔ اسی طرح کی نذر میں نے یہ بھی مانی تھی کہ اگر میں ڈل سکول سے کامیاب ہو کر ہائی سکول میں پہنچ گیا تو جانور ذبح کروں گا تو کیا اس امتحان سے کامیابی کی صورت میں مجھے ایک جانور ذبح کرنا ہو گا یا دو؟

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلوة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

اگر آپ نے مطلق نذرمانی تھی اور پہلے مرحلے میں کامیابی کی نیت نہیں کی تھی تو پھر آپ نذر پوری کریں جانور ذبح کر کے اللہ کیلئے فقراء میں تقسیم کر دیں اور اس میں سے کچھ بھی آپ یا آپ کے اہلخانہ نہ کھائیں کیونکہ نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے:

«مَنْ نَذَرَ أَنْ لَطِخَ اللَّهُ فَلْيَطِخْ، وَمَنْ نَذَرَ أَنْ لَيْعِبَهُ فَلَا يَلْعِبْ»۔ (صحیح بخاری)

”جس شخص نے اللہ کی اطاعت کی نذرمانی تو اسے اس کی اطاعت کرنی چاہیے اور جس نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی نذرمانی تو اسے اس کی نافرمانی نہیں کرنی چاہیے۔“

اور اگر آپ نے پہلے مرحلے میں کامیابی کی صورت میں نذرمانی تھی اور آپ دوسرے مرحلے میں کامیاب ہوئے تو اس صورت میں آپ پر کچھ لازم نہیں ہے کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ہے:

«إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ، وَتَمَّا لَنْ أَمْرِي نَأْوِي، فَمَنْ كَانَتْ حِزْبِي دُنْيَا لَيْسَ بِنَا، أَوَّلِي أَمْرًا وَيُحْمَا، فَمَنْ شَرَّ أَلِي مَا بَجَرَّ أَلِي»۔ (صحیح بخاری)

”تمام اعمال کا دار و مدار نیتوں پر ہے اور ہر شخص کیلئے صرف وہی ہے جس کی اس نے نیت کی۔“

اسی طرح جب آپ ہائی سکول میں پاس ہو جائیں تو اپنی نذر پوری کریں کیونکہ حضرت عائشہؓ کی مذکورہ بالا حدیث کا یہی تقاضا ہے۔ اگر پہلی یا دوسری نذر سے آپ کی نیت اپنے اہل خانہ رشتہ داروں اور پڑوسیوں کو کھلانے کی ہے تو اپنی نیت کے مطابق عمل کریں جیسا کہ حضرت عمر فاروقؓ سے مروی مذکورہ حدیث کا تقاضا ہے۔



بھائی! آپ کو چاہئے کہ دوبارہ نذر نہ مانیں کیونکہ نذر تقدیر الہی کو نہیں ٹال سکتی اور نہ ہی یہ کامیابی کے اسباب میں سے ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے نذر ماننے سے منع کرتے ہوئے فرمایا ہے:

«انہ لایاتی بخیر وانما تخرجہ منہ فی نخل» (صحیح بخاری)

”یہ کچھ بھلائی لے کر نہیں آتی ہاں البتہ اس سے نخل سے مال ضرور نکلوا لیا جاتا ہے۔“

جیسا کہ صحیحین میں حضرت ابن عمرؓ سے مروی حدیث میں ہے۔ ہم اپنے لیے اور آپ کیلئے اللہ تعالیٰ سے ہدایت کی توفیق کی دعا کرتے ہیں۔

حدا معذی واللہ اعلم بالصواب

## فتاویٰ اسلامیہ

ج 3 ص 544

محدث فتویٰ